سنن ابی داؤد کی مشہور شروحات، ایک تحقیقی جائزہ

An Analytical study of Sunan Abi Dawud's famous commentaries

Muhammad Sanaullah
Teacher Jamia Zakaria for Islamic Studies Battagram
Email: Sanahazarwi992@gmail.com
Dr Muhammad Inamullah
Lecturer Islamic Studies, Abbottabad University of Science & Technology
Email: inam.aust.edu.pk@gmail.com

Abstract

Sunan Abu Dawood is one of the Kutub al- Sittah (six major Hadith Collections) collected by Imam Abu Suleiman ibn ash'ath al -sijistani. It encompasses the subject matters of Islamic law in a well-organized manner. No other book of Hadith really compares to it. Due to its authenticity & popularity among academic circle, various books have been written for its explanation's and clarification.
Mulana Zakaria has mentioned 22 explanation's in the preface of Bazl ul-Majhood, while Dr Taqi-ud-Din Nadvi has Mentioned 40 explanation's in his book. This articale gives an introductory overview of some of famous explanation's of Sunan Abi Dawood.

Keywords: Sunan Abi Dawud, famous commentaries, Imam Abu Dawud

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، امابعد: امام ابوداؤدؒ کی کتاب سنن ابی داؤد کو صحاح ستہ میں امتیازی حیثیت حاصل ہے، مصنفین صحاح ستہ میں آپؒ کو اس حیثیت سے بھی نمایاں مقام حاصل ہے کہ آپؒ جمع احادیث کیساتھ ساتھ اس کی صحت پرکھنے کے اصولوں سے بھی بحث کرتے ہیں اور فقہی مسائل واختلافات پر بھی مفید اور پر مغز کلام کرتے ہیں، ائمہ حدیث میں امام ابوداؤد پر فقہی ذوق زیادہ غالب تھا اور اسی فقہی ذوق کے نتیجے میں شیخ ابواسحاق شیرازیؒ نے مصنفین صحاح ستہ میں سے صرف آپؒ کو اپنی کتاب "طبقات الفقہاء" میں جگہ دی ہے، اور اسی فقہی ذوق کا نتیجہ ہے کہ آپ نے اپنی کتاب میں صرف احادیث احکام کو بڑے اہتمام سے جمع فرمایا ہے، اور فقہی احادیث کا جتنا بڑا ذخیرہ سنن ابی داؤد میں ملتا ہے بقیہ کتبِ صحاح میں نہیں ملتا ہے۔

مولانا عاقل صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"امام غزالیؒ نے تصریح فرمائی ہے کہ علم حدیث میں صرف یہی ایک کتاب مجتہد کے لیے کافی ہے"[1]، نیز زکریاساجیؒ نے لکھا ہے، " **کتاب اللہ عزوجل اصل الاسلام وکتاب السنن لابی داود عهد الاسلام**، یعنی کتاب اللہ اصل الاسلام ہے اور سنن ابوداؤد فرمانِ اسلام ہے"[2]۔

سنن ابی داؤد کی اہمیت اور اس کی افادیت کے پیش نظر محدثین نے اس کی متعدد شروح وحواشی لکھے ہیں۔ محدث کبیر شیخ زکریاؒ نے بذل المجھود کے مقدمے میں 22 شروح وحواشی کا ذکر فرمایا ہے، جبکہ ڈاکٹر تقی الدین ندوی صاحب نے اپنی کتاب "ابو داؤد وکتابہ السنن" میں 40 شروحات کا تذکرہ کیا ہے، طوالت کے سبب سب کا تفصیلی تعارف کرانا مشکل ہے، تاہم اس مقالے میں اس عظیم الشان کتاب کی اہم اور مشہور شروحات کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں۔

1۔معالم السنن

یہ شرح امام ابو سلیمان حمد بن ابراہیم الخطابی المتوفی 388ھ کی تالیف ہے، ان کی یہ شرح نسخہ ابن داسہ پر ہے، یہ شرح کامل، جامع ومختصر ہے۔ آپؒ نے اس شرح میں مفردات کی تشریح کی ہے، اور ان مقامات کی تشریح کی ہے جو وضاحت کے محتاج ہیں، عربی اشعار اور کلام عرب سے بھی استشہاد کیا ہے، فقہ الحدیث بھی بیان کرتے ہیں اور اس ضمن میں علماء کے آراء ذکر کیے ہیں، اور ان آراء میں جو آپ کے نزدیک پسندیدہ ہوتا ہے اس کو ترجیح دیتے ہیں۔

ڈاکٹر تقی الدین ندوی صاحب فرماتے ہیں:

" یہ کتاب حلب سے 4 جلدوں میں شیخ محمد الطباخ کی تحقیق سے 1920، 1932 اور 1934 میں شائع ہوئی ہے، پھر علامہ منذریؒ اور ابن القیمؒ کی شروحات کے ساتھ 1950 میں قاہرہ سے شائع ہوا ہے اور 2001 میں بیروت سے شائع ہوا ہے۔

مولانا عاقل صاحب معالم السنن کے بارے میں فرماتے ہیں:

" بندہ کا خیال تھا کہ یہ غالباً اقدم الشروح ہے، اس کے بعد اس بات کی تصریح مجھ کو فیض الباری میں مل گئی کہ یہ اس کتاب کی سب سے پہلی شرح ہے[3]۔

2۔شرح ابن رسلان:

یہ شرح شہاب بن رسلانؒ نے لکھی ہے، جو حافظ ابن حجرؒ کے شاگرد ہیں اور ان کے نام سے مشہور ہے، یہ شرح آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے لیکن اس کا کامل نسخہ دستیاب نہیں ہے۔

مولانا عاقل صاحب اس شرح کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"اس کے دو جزء حضرت سہارنپوری نوراللہ مرقدہ حجاز مقدس سے اپنے اہتمام سے نقل کرا کر یہاں لائے تھے، جو مظاہر علوم کے کتب خانہ میں محفوظ ہیں، حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ اس شرح کی بہت تعریف فرماتے تھے، اور حضرت نے اس کے موجودہ اجزاء سے اپنی تالیفات میں کافی استفادہ فرمایا ہے"[4]۔

3۔مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داؤد:

یہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ المتوفی 911ھ کی تصنیف ہے۔

4۔درجاۃ مرقاۃ الصعود:

یہ علی بن سلیمان الدمنتیؒ کی شرح ہے، مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داؤد کی تلخیص ہے۔

مولانا عاقل صاحب فرماتے ہیں:

"حضرت سہارنپوریؒ بذل المجہود میں جو فرماتے ہیں کذا فی الشرح اس سے یہی شرح مراد ہوتی ہے"[5]۔

5۔المختصر للمنذری:

حافظ ذکی الدین منذری کی تصنیف ہے، مصنفؒ نے خود اس کا نام "المجتبیٰ" رکھا ہے۔

6۔تھذیب السنن:

علامہ ابن القیم کی شرح ہے، ہر حدیث کی تشریح نہیں بلکہ چیدہ چیدہ ابواب پر کلام کیا ہے۔

7۔المنہل العذب المورد فی شرح سنن ابی داؤد:

یہ محمود بن محمد بن خطاب السبکیؒ کی تصنیف ہے، آپ مالکی المسلک تھے، اور علماء ازہر میں بڑے جید عالم دین تھے، آپ کا طرز علامہ عینیؒ کے طرز سے ملتا جلتا ہے جو انہوں نے عمدۃ القاری میں اختیار کیا ہے لیکن افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی جس کی وجہ سے اس شرح کی تکمیل نہ ہو سکی۔

8۔فتح الودود:

ابوالحسن محمد بن عبد الہادی السندھیؒ کا حاشیہ ہے، آپؒ کے تمام صحاح ستہ پر حواشی ہیں۔

9۔العد المورود فی حواشی سنن ابی داؤد:

حافظ منذری[6] کی شرح ہے۔

10۔ شرح قطب الدین

[7]ابو بکر احمد بن دعین الیمنی الشافعی، یہ شرح 4 جلدوں پر مشتمل ہے، اور آپؒ کی وفات کے بعد شائع ہوا ہے[8]۔

11۔ انتحاء السنن واقتفاء السنن:

شہاب الدین ابو محمد احمد بن محمد بن ابراہیم المقدسی کی شرح ہے۔

12۔ شرح حافظ معلطائی بن قلیج[9]:

یہ شرح مکمل نہیں ہے[10]۔

13۔ شرح محمود احمد العینی الحنفی[11]

14۔ غایۃ المقصود:

یہ شمس الحق عظیم آبادی کی شرح ہے۔[12]

15۔ عون المعبود شرح سنن ابی داؤد:

یہ محمد اشرف عظیم آبادی[13] کی شرح ہے، جو کہ غایۃ المقصود کی تلخیص ہے، اور 4 جلدوں پر مشتمل ہے۔

ڈاکٹر تقی الدین ندوی صاحب فرماتے ہیں:[14]

1322 میں شائع ہوا ہے، پھر بیروت سے شائع ہوا ہے۔

16۔ تھذیب ابن القیم:

محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد الزرعی الدمشقی کی کتاب ہے۔[15]

ڈاکٹر تقی الدین ندوی صاحب فرماتے ہیں:

یہ کتاب 1891 میں دھلی میں غایۃ المقصود کے حاشیے پر شائع ہوئی ہے۔[16]

17۔ تعلیقات علی "سنن ابی داؤد":

قاضی حسین بن محسن الانصاری الیمانی[17] کا حاشیہ ہے۔

18۔ الدر المنضود شرح سنن ابی داؤد[18]:

یہ شیخ محمد یاسین الفادانیؒ[19] کی شرح ہے، اور 10 جلدوں پر مشتمل ہے، لیکن ابھی تک مخطوطہ ہے۔

19۔ حواش علی سنن ابی داؤد[20]:

شیخ ابراہیم بن محمد ابی الوفاء الطرابلسی کی شرح ہے[21]۔

20۔ مختصر سنن ابی داؤد

یہ قاضی محمد بن عمار القاھری المالکی کی شرح ہے، اور "المواھب والمنن فی التعریف والاعلام بفوائد السنن" کے نام سے بھی مشہور ہے[22]۔

21۔ عون الودود علی سنن ابی داؤد[23]:

یہ شہاب الدین بھاء الدین المرجانی[24] کی شرح ہے۔

22۔ حاشیہ علی سنن سنن ابی داؤد[25]:

علامہ محمد التاودی بن سودۃ الفاس المغربی کی حاشیہ ہے۔

23۔ عون الودود علی سنن ابی داؤد[26]

محمد بن نورالدین الھزاروی کی شرح ہے۔

24۔ تغلیق التعلیق علی سنن الامام ابی داؤد

یہ علی بن ابراہیم بن سعود عجیبن کی شرح ہے، اس کتاب میں آپ نے اقوال امام ابو داؤد کی شرح کے ساتھ ساتھ ان روایات اور احادیث کی تخریج کا بھی اہتمام کیا ہے جن کی طرف امام ابو داؤدؒ نے اشارہ کیا ہے، یہ شرح مکتبۃ الرشد ریاض سے طبع ہے۔

25۔ زبدۃ المقصود فی حل ما قال ابوداؤد

محمد طاھر الرحیمی کی شرح ہے، جس میں آپ نے "قال ابو داؤد کی تشریح کا اہتمام کیا ہے۔[27]

26۔ التعلیق المحمودیہ

یہ مولانا فخر الحسن گنگوہیؒ کا حاشیہ ہے، جو حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے تلامذہ میں سے ہیں.

27۔ انوار المحمود علی سنن ابی داؤد

یہ دراصل حضرت شیخ الہند، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، مولانا انور شاہ کشمیریؒ اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، ان حضرات کی درسی تقاریر کا مجموعہ ہ، جن کو کسی صاحب نے جمع کیا ہے۔

28۔ الدر المنضود علی سنن ابی داؤد:

مظاہر العلوم سہارنپور کے صدر مدرس مولانا محمد عاقل صاحب کی ابو داؤد شریف کی تقریر ہے جو ان کے شاگرد رشید مولانا ثناء اللہ ہزاری باغی نے دوران درس ضبط کیا تھا، مولانا عاقل صاحب نے اس پر نظر ثانی کی اور مزید مفید باتیں شامل کر کے اس کو شائع کیا، جس کا شمار موجودہ زمانے میں ابو داؤد کے بہترین شروحات میں ہوتا ہے، مولانا عاقل صاحب خود اس بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس تقریر میں جہاں تک حل کتاب کا تعلق ہے اس کا زیادہ تر ماخذ بذل المجہود شریف ہے اس کے علاوہ دوسرے مضامین یا تو وہ ہیں جن کو احقر نے حضرت شیخؒ کے حواشی بذل و دیگر شروح حدیث و کتب فقہ سے اخذ کیا، یا وہ ہیں جن کو میں نے حضرت شیخ قدس سرہ اور حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ سے درس میں سنا، اس لئے کہ احقر کو سنن ابو داؤد شریف ان دونوں بزرگوں سے الگ الگ دو مرتبہ پڑھنے کی نوبت آئی ہے مؤخر الذکر سے 1380 ان دونوں بزرگوں سے الگ الگ دو مرتبہ پڑھنے کی نوبت آئی ہے مؤخر الذکر سے 1380ھ میں جو احقر کے دورہ حدیث کا سال تھا، اور اول الذکر سے 1387ھ میں جو بندہ کی تدریس سنن ابی داؤد کا پہلا سال ہے۔۔۔۔"

اسی طرح ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"بذل المجہود پر حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے بڑے قیمتی حواشی ہیں، ان میں سے بہت سے حواشی بذل المجہود مصری کے ساتھ حاشیہ پر طبع ہو گئے ہیں، احقر نے بذل المجہود سے استفادہ کے ساتھ ان حواشی سے بھی استفادہ کیا ہے، اس تقریر (الدر المنضود) ابو داؤد ناظرین بذل المجہود اور حضرت شیخ کے ان حواشی کا بکثرت حوالہ پائیں گے، امید ہے کہ یہ تقریر بذل المجہود شریف کے مضامین عالیہ کی طرف رسائی کا ایک عمدہ اور آسان ذریعہ ہوگی۔[28]

نیز ڈاکٹر تقی الدین ندوی صاحب اس کتاب پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بذل المجہود میں بعض مقامات پر بہت ہی دقیق بحثیں اور مشکل مسائل آ گئے ہیں، ضرورت تھی کہ کوئی ایسا فاضل جس کو حضرت اقدس شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کے علوم سے پوری مناسبت ہو اور سنن ابو داؤد کو متعدد بار پڑھا چکا ہو، اس کی باریکیوں سے واقف ہو وہ بذل المجہود کا اردو زبان میں شگفتہ اور سادہ اسلوب میں ملخص تیار کر دے تاکہ طلبہ و مدرسین اور باحثین و مصنفین کے لیے ان مباحث کا سمجھنا آسان ہو جائے، محترم مولانا محمد عاقل صاحب صدر المدرسین مظاہر علوم جو حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے ارشد تلامذہ میں ہیں، حضرت کی ان پر خصوصی شفقت کی نظر تھی، خلافت و اجازت سے بھی سرفراز فرمایا ہے اور انہوں نے اپنے تعلیمی و تدریسی و تالیفی مراحل حضرت ہی کی

زیر نگرانی و سرپرستی طے کئے ہیں، اور عرصہ دراز سے حدیث پاک اور سنن ابو داؤد کا درس دے رہے ہیں، نیز سنن ابو داؤد کو حضرت اقدس نے دوبارہ خاص طور سے پڑھایا تھا، ان سب خصوصیات کے علاوہ اللہ تعالی ان کو طویل بحث کو مختصر اور واضح کر کے بیان کرنے کا خاص ملکہ عطا فرمایا ہے۔

ان تمام خصوصیات کی بناء پر اور کتاب پر نظر ڈالنے کے بعد اندازہ ہوا کے یہ کتاب طلبہ مدارس کے لیے نادر تحفہ ہے، اور علماء و مدرسین کے لیے بہترین رہنما ثابت ہو گی۔[29]

مندرجہ بالا خصوصیات کی بناء پر اس شرح کو اردو زبان میں بذل المجھود کی تلخیص کہا جا سکتا ہے۔

29۔ منجملہ ان شروحات کے ایک مشہور شرح "بذل المجھود فی حل ابی داؤد" بھی ہے، جو کہ ہندوستان کے عظیم محدث حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کی مایہ ناز تصنیف ہے، اس کا تفصیلی مقالہ نگار نے ایک الگ تحقیقی مقالے میں پیش کیا ہے۔

30۔التعلیقات علی بذل المجھود:

بذل المجھود فی حل سنن ابی داؤد پر شیخ زکریا کاندھلویؒ کا بہترین حاشیہ ہے، جس کے بارے میں خود شیخ صاحبؒ فرماتے ہیں:

"بذل المجھود کی طباعت کے بعد سے اس پر حواشی کا سلسلہ اس ناکارہ کی طرف سے شروع ہوا اور اخیر زمانہ تک یعنی 88ھ تک ابو داؤد اور حدیث کی دوسری کتابوں میں جو نئی بات نظر پڑتی رہی، وہ بذل کے حاشیہ پر لکھتا رہا، وہ ایک مستقل ذخیرہ بن گیا۔[30]

نیز ڈاکٹر تقی الدین صاحب فرماتے ہیں:

" اس ناچیز کو بھی تقریباً دو سال تک اس کی طباعت اور حواشی کے ترتیب وغیرہ میں اشتغال کی سعادت حاصل رہی"۔[31]

شیخ زکریا کاندھلویؒ نے "التعلیقات علی بذل المجھود" میں مباحث فقہیہ خاص اہتمام سے بیان کیے ہیں، کے اقوال، متدلات، مذہب احناف کے دلائل اور دوسرے مذاہب کے جوابات ضرورت کے مطابق بیان کیے ہیں، ائمہ اربعہ کے ساتھ ساتھ دوسرے ائمہ غیر مشہور کے مذاہب اور ان کے متدلات بھی بیان فرماتے ہیں،، اس ضمن میں تمام ائمہ کے ساتھ انتہائی ادب کا معاملہ اختیار کیا ہے، اور یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ مسلک احناف کی تائید ایسی پر زور نہ ہو جس سے دوسرے ائمہ کی رائے محض غلط اور بے بنیاد ہو کر رہ جائے، اسی طرح اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے

اگر 'بذل المجھود" میں کسی فقہی مسئلہ یا علمی اشکال کی توجیہ میں کمی رہ گئی ہو تو اسے اختصار کے ساتھ حاشیے میں ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی ان مآخذ کی نشاندہی بھی کیا ہے جہاں اس کی تفصیل مل جاتے، بعض اوقات اختلاف ائمہ ختم یا کم کرنے کیلئے اپنی رائے بھی بیان فرماتے ہیں، مسلک احناف اور اس کے متدلات اور ترجیحی آراء بھی ضرور ذکر کرتے ہیں، مسائل فقہیہ کے ضمن میں اپنے استاد صاحب بذل المجھود حضرت سہارنپوری صاحب سے اختلاف بھی کیا ہے اور بعض مقامات پر دوسرے شراح پر نقد بھی کیا ہے، اور ساتھ ساتھ تطبیق بین الاحادیث اور فقہی مسائل کی حکمتیں اور علتیں بھیؑ ذکر کی ہیں۔

اس تعلیق کی ایک بڑی خاصیت یہ بھی ہے کہ اکثر ابواب کے شروع میں اس باب سے متعلق تمام فقہی مسائل اور دوسرے متعلقات بطور خلاصہ ذکر فرمادیتے ہیں جس سے باب کے سارے مضامین کی نشاندہی ہو جاتی ہے۔ مندرجہ بالا خصوصیات کی بناء پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ تعلیق بذات خود سنن ابی داؤد کی بہترین شرح ہے۔

خلاصۃ البحث

1۔ ائمہ حدیث میں امام ابوداؤد پر فقہی ذوق زیادہ غالب تھا اور اسی فقہی ذوق کے نتیجے میں شیخ ابواسحاق شیرازیؒ نے مصنفین صحاح ستہ میں سے صرف آپؒ کو اپنی کتاب "طبقات الفقہاء" میں جگہ دی ہے، اور 2۔ اسی فقہی ذوق کا نتیجہ ہے کہ آپ نے اپنی کتاب میں صرف احادیث احکام کو بڑے اہتمام سے جمع فرمایا ہے، اور 3۔ فقہی احادیث کا جتنا بڑا ذخیرہ سنن ابی داؤد میں ملتا ہے بقیہ کتبِ صحاح میں نہیں ملتا ہے، آپؒ جمع احادیث کیساتھ ساتھ اس کی صحت پرکھنے کے اصولوں سے بھی بحث کرتے ہیں۔

4۔ محدثین نے اس کتاب اہمیت وافادیت کے پیش نظر اسکی متعدد شروح وحواشی لکھے ہیں، شیخ زکریاؒ نے بذل المجھود کے مقدمے میں 22 شروح وحواشی کا ذکر فرمایاہے، جبکہ ڈاکٹر تقی الدین ندوی صاحب نے اپنی کتاب "ابوداؤد وکتابہ السنن" میں 40 شروحات کا تذکرہ کیا ہے، جن کا مختصر تعارف اس مقالے میں پیش کیا گیا ہے۔

5۔ ان شروحات میں ماضی قریب میں لکھی گئی شرح "بذل المجھود فی حل ابی داؤد" کو نمایاں مقام حاصل ہے جو تقریباً متقدمین کی لکھی گئی تمام شروحات کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔

حوالہ جات

[1] ۔ محمد عاقل، مولانا، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، 1/ 32، مکتبۃ الشیخ بھادر آباد کراچی,

[2] ۔ حوالہ بالا، 1/ 32

[3] ۔ حوالہ بالا 1/ 58

[4] ۔ حوالہ بالا

[5] ۔ حوالہ بالا

[6] ۔ ذھبی، سیر اعلام النبلاء، 23/ 319، مؤسستہ الرسالہ بیروت، 1401ھ

[7] ۔ تفصیل کے لیے دیکھیے بن عماد الحنبلی المقدسی، شذرات الذھب 6/ 171، دار الآفاق الجدیدۃ، بیروت

[8] ۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون 2/ 1005، استنبول، 1366ھ

[9] ۔ تفصیل کے لیے دیکھیے السیوطی، طبقات الحفاظ، ص 534، القاھرۃ، 1393ھ

[10] ۔ کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون 2/ 1004،۔

[11] ۔ آپؒ کے تفصیلی حالات جاننے کے لیے دیکھیے شذرات الذھب 7/ 173ء۔

[12] لکھنوی، علامۃ عبد الحی، نزھۃ الخواطر 8/ 433، مکتبہ دار عرفات، الھند، 1413ھ۔

[13] ۔ حوالہ بالا، 8/ 432

[14] ۔ ندوی، تقی الدین، ابو داؤد وکتابہ السنن ص 134، مرکز الشیخ ابو الحسن علی ندوی للبحوث والدراسات الاسلامیۃ، مظفر پور اعظم گرھ، ھندوستان

[15] ۔ شذرات الذھب 6/ 168

[16] ۔ ابو داؤد وکتابہ السنن، ص 136

[17] ۔ تفصیل کے لیے دیکھیے نزھۃ الخواطر 8/ 11

[18] ۔ الشیخ سید ممدوح، تشنیف الاسماع، ص 11، القاھرۃ۔

[19] ۔ تفصیل کے لیے دیکھیے تتمۃ الاعلام للزرکلی،

[20] تفصیل کے لیے دیکھیے معجم الشیوخ ص 49

[21] ۔ الضوء اللامع فی اعیان القرن التاسع، للسخاوی 1/ 138، دار مکتبۃ الحیاۃ، بیروت۔

[22] ۔ الدلیل علی رفع الاصر ص 301

[23] ۔ الکتانی، فھرس الفھارس والاثبات، 1/ 543، فاس، 1346ھ۔

[24] ۔ آپ کے تفصیلی حالات جاننے کیلئے دیکھئے، الزرکلی، ط، الاعلام 3/ 178، دار العلم، بیروت، 1984۔

[25] ۔ فہرس الفھارس والاثبات، 1 / 275۔

[26] ۔ مقدمہ غایہ المقصود 1 / 43

[27] ۔ البرنی، عاشق الٰہی، العناقید الغالیۃ، ص 271، باکستان، 1408ھ

[28] ۔ الدر المنضود علی سنن ابی داود 1 / 60

[29] ۔ الدر المنضود علی سنن ابی داؤد ½

[30] ۔ کاندھلوی، زکریا، آپ بیتی 1 / 171، مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی

[31] ۔ الدر المنضود ½